روزنامہ
الفضل
The ALFAZL Daily
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
سوموار 5 ستمبر 2016ء 2 ذوالحج 1437 ہجری 5 تبوک 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 203

اللہ تعالیٰ کے اخلاق

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

اللہ تعالیٰ کے اخلاق اختیار کرو۔

(التفسیر الکبیر لامام فخر الرازی الجزء الحادی عشر آیت قولہ تعالیٰ واتخذ اللہ)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود بیت الفکر میں (بیت مبارک کے ساتھ والا حجرہ جو حضرت صاحب کے مکان کا حصہ ہے) لیٹے ہوئے تھے اور میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرم پت یا شاید لالہ ملاوامل نے دستک دی۔ میں اُٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی اُٹھ کر تیزی سے جا کر مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ جا کر بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

حضرت قاضی امیر حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نے حضرت صاحب سے دریافت کیا کہ حضور حدیث میں آتا ہے کہ سب نبیوں نے بکریاں چرائی ہیں کیا کبھی حضور نے بھی چرائی ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں میں ایک دفعہ باہر کھیتوں میں گیا وہاں ایک شخص بکریاں چرا رہا تھا اس نے کہا کہ میں ذرا ایک کام جاتا ہوں آپ میری بکریوں کا خیال رکھیں مگر وہ ایسا گیا کہ بس شام کو واپس آیا اور اس کے آنے تک ہمیں اس کی بکریاں چرانی پڑیں۔

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صاحب قادیان کے شمالی جانب سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ میں اور شیخ حامد علی ساتھ تھے۔ راستہ کے اوپر ایک کھیت کے کنارے ایک چھوٹی سی بیری تھی اور اسے بیر لگے ہوئے تھے اور ایک بڑا عمدہ پکا ہوا لال بیر راستہ میں گرا ہوا تھا۔ میں نے چلتے چلتے اسے اُٹھا لیا اور کھانے لگا۔ حضرت صاحب نے فرمایا نہ کھاؤ اور وہیں رکھ دو آخر یہ کسی کی ملکیت ہے۔ اس دن سے آج تک میں نے کسی بیری کے بیر بغیر اجازت مالک اراضی کے نہیں کھائے کیونکہ جب میں کسی بیری کی طرف دیکھتا ہوں تو مجھے یہ بات یاد آ جاتی ہے۔

نیز بیان کیا کہ اوائل زمانہ کی بات ہے کہ ایک دفعہ رمضان کے مہینہ میں کوئی مہمان یہاں حضرت صاحب کے پاس آیا۔ اسے اس وقت روزہ تھا اور دن کا زیادہ حصہ گذر چکا تھا بلکہ شاید عصر کے بعد کا وقت تھا حضرت صاحب نے اسے فرمایا آپ روزہ کھول دیں اس نے عرض کیا کہ اب تھوڑا سا دن رہ گیا ہے اب کیا کھولنا ہے۔ حضور نے فرمایا آپ سینہ زوری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سینہ زوری سے نہیں بلکہ فرمانبرداری سے راضی ہوتا ہے۔ جب اس نے فرمادیا ہے کہ مسافر روزہ نہ رکھے تو نہیں رکھنا چاہئے۔ اس پر اس نے روزہ کھول دیا۔

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو ''تحریک وقف'' فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

''ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن وقف کر کے آگے آنا چاہئے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

Emergency/TraumaCentre
Paediatrics.
Medicine.
Gynaecology
Surgery.
Eye/ENT
Pathology.(Histopath)
Radiology.
Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت انسٹرکٹر

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ادارہ دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں آٹو الیکٹریشن ٹریڈ کیلئے ایک انسٹرکٹر کی ضرورت ہے۔ جن کو پڑھانے اور پریکٹیکل کا وسیع تجربہ ہو۔ خواہشمند حضرات اپنی درخواست محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے نام لکھ کر اپنی اسناد کے ہمراہ مورخہ 15 ستمبر 2015ء تک ایوان محمود میں جمع کروائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت

سوال و جواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 5/ اگست 2016ء

س: جلسہ سالانہ کی مہمان نوازی کے لئے رضا کارانہ خدمت کرنے والوں کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کیلئے برطانیہ کے طول وعرض سے اپنی خوشی سے بچے بھی نوجوان بھی عورتیں بھی مرد بھی اپنے آپ کو خدمت کیلئے پیش کرتے ہیں۔

س: ہر ملک کے جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمان نوازی کے جذبہ سے سرشار کارکنان کے بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ افراد جماعت کا مزاج بن چکا ہے کہ جماعت کے ہر طبقے اور ہر عمر کے افراد نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے۔ امریکہ کے ایک نوجوان سے پوچھا گیا کہ تمہیں اس کی کتنی رقم ملتی ہے۔ اس نوجوان کا یہی جواب تھا کہ ہم تو رضا کارانہ طور پر کام کرتے ہیں جو مزدوری ہمیں ملتی ہے دنیاداروں کی سوچ سے وہ بالا ہے ہم تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کام کرتے ہیں۔

س: برطانیہ کے جلسہ کی تیاری اور انتظامات کی بابت حضور انور نے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! برطانیہ کا جلسہ تو ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں ہر انتظام عارضی طور پر کرنا ہے اور ہر ممکنہ سہولت جو کہیں بھی میسر آ سکتی ہے اسے مہیا بھی کرنا ہے اور پھر کونسل کی طرف سے یہ شرط بھی ہے کہ کام شروع کرنے کی ابتداء سے لے کر جلسہ کے بعد ہر چیز کو سمیٹنے اور اس جگہ کو پہلی جیسی زرعی زمین یا فارم لینڈ بنانا ہے اور یہ سب کام اٹھائیس دن کے اندر اندر کرنا ہے تو اس لحاظ سے ایک محدود وقت میں بہت بڑے وسیع کام کو کرنے کیلئے بہت زیادہ رضا کاروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض کام پہلے سے شروع ہو جاتے ہیں گویا یہاں کے کارکن کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے وقت اور مال کی قربانی تقریباً ڈیڑھ دو مہینے تک کرتے رہتے ہیں اور یہ عرصہ ایک انسان کے رضا کارانہ طور پر کام کرنے کیلئے بہت بڑا عرصہ ہے۔

س: خطبہ جمعہ کا موضوع بیان کریں۔

ج: فرمایا! یقیناً سب کارکن خدمت کے جذبہ سے کام کرنے والے ہیں۔ یاد دہانی کروانا اور ہوشیار کرنا بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے میں ہر سال جلسہ سے ایک جمعہ پہلے اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ آج بھی خدمت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

س: مہمان نوازی کی اہمیت کی بابت حضرت مسیح موعود کا فرمان درج کریں۔

ج: فرمایا! تیسری شاخ اس کارخانہ کی واردین اور صادرین اور حق کی تلاش کیلئے سفر کرنے والے اور دیگر اغراض متفرقہ سے آنے والے ہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ شاخ بھی برابر نشو و نما میں ہے یعنی بڑھ رہی ہے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا تھا کہ لوگ کثرت سے تیری طرف رجوع کریں گے سو تیرے پر واجب ہے کہ تو ان سے بد خلقی نہ کرے اور تجھے لازم ہے کہ ان کی کثرت دیکھ کر تھک نہ جائے۔

س: گزشتہ سال جلسہ سالانہ برطانیہ پر آئے ہوئے یوگنڈا کے ایک وزیر نے اپنے انٹرویو میں کیا بیان کیا؟

ج: فرمایا! گزشتہ سال ایک مہمان جو یوگنڈا کے وزیر بھی ہیں کہنے لگے کہ میں مہمان نوازی اور انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوا کہ کس طرح لوگ رضا کارانہ طور پر اتنی قربانی کر رہے ہیں۔ کہنے لگے میرے تصور میں بھی نہیں تھا کہ میں ایک ایسے جلسے میں شامل ہونے جا رہا ہوں جہاں انسان نہیں بلکہ فرشتے کام کرتے نظر آئیں گے۔ کہتے ہیں کہ بیس دفعہ بھی کوئی چیز مانگو تو ہنستے ہوئے پیش کرتے تھے۔

س: شعبہ استقبال کے کارکنوں کی کیا رہنمائی فرمائی گئی؟

ج: فرمایا! شعبہ استقبال عموماً مہمانوں کا بڑی اچھی طرح استقبال کرتا ہے مہمان جب سفر کر کے آتا ہے تو اس کو تھکاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اس لئے اگر یہ آنے والے جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہر رہے ہوں تو وہاں کی انتظامیہ کو آنحضرت ﷺ کی اس بات کو یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے بھائی کو مسکرا کر ملو اور یہ صدقہ ہے۔ پھر ایک موقع پر یہ بھی فرمایا کہ معمولی سی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو۔ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا بھی نیکی ہے۔

س: سیکیورٹی کے پہلوؤں کو اختیار کرنے کی بابت حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! آجکل حالات کی وجہ سے ایمز کارڈ رکھنا ضروری ہے بعض باہر سے آنے والے تعارفی خط اور معلومات لے کر آتے ہیں اور پھر ان کے جلسے کے کارڈز یہاں بنا دیئے جاتے ہیں بعض دفعہ ایسے بھی معاملات آ جاتے ہیں کہ تصدیقی خط نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں بیشک تسلی کرنا تو بہت ضروری ہے جب تک تسلی نہ ہو کارڈ نہیں بنایا جا سکتا اور تصدیق کی کارروائی ہونی چاہئے لیکن اس عرصہ میں آنے والے سے خوش خلقی سے پیش آنا اس کے انتظار کیلئے بیٹھنے کا مناسب انتظام ہونا یہ بھی بڑا ضروری ہے۔

س: خوش اخلاقی سے ڈیوٹی دینے کی اہمیت بیان کریں۔

ج: فرمایا! خوش اخلاقی سے پیش آنا مہمان کا حق ہے اور میزبان کا فرض ہے۔ بعض لوگ کھانے کے معاملے میں کارکنوں کو تکلیف میں ڈالتے ہیں مختلف قسم کے سوال کرتے ہیں یا مطالبات کر رہے ہوتے ہیں یہ چاہئے وہ چاہئے لیکن کارکنوں کو پھر بھی برداشت کرنا چاہئے۔ کھانا ایک ایسی چیز ہے جس میں کھانا کھلانے والے کا نامناسب رویہ یا معمولی سا بھی غیر ضروری تبصرہ یا کوئی بات کہہ دینا مہمان کے جذبات کو چوٹ لگاتا ہے۔

س: آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی کا مہمان نوازی کرنے کے واقعہ کو بیان کریں۔

ج: فرمایا! ایک صحابی کو مہمان کو اپنے ساتھ لے جانے اور کھانا کھلانے کا آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ آپ کے حکم پر اس مہمان کو اپنے گھر تو لے گئے لیکن بیوی نے کہا کہ گھر میں تو تھوڑا سا کھانا ہے جو بچوں کیلئے ہے۔ دونوں میاں بیوی نے مشورہ کیا کہ بچوں کو کسی طرح سلا دو اور پھر جب مہمان کے سامنے کھانا پیش ہو تو دیا بھی بجھا دینا اور خود گھر والے اس طرح اندھیرے میں اظہار کریں جیسے وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں تا کہ مہمان آرام سے کھانا کھاتا رہے اور اسے یہ احساس نہ ہو کہ گھر والے کھانا نہیں کھا رہے۔ اگلے روز آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری رات والی ترکیب سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنس دیا۔

س: مہمان نوازی میں تخصیص سے مناہی کرتے ہوئے حضور انور نے کیا بیان فرمایا؟

ج: حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک موقع پر بعض مہمانوں سے غیر معمولی سلوک کیا گیا اور بعضوں کو نظر انداز کیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو رات کو خبر دی کہ رات ریاء کیا گیا ہے بناوٹ کی گئی ہے اور صحیح طرح مہمانوں کی خدمت نہیں کی گئی۔ بعض مسکین کھانے سے محروم رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود اس بات پر بڑے ناراض ہوئے اور پھر انتظام اپنے ہاتھ میں لیا بلکہ یہ بھی روایت میں ہے کہ ان کارکنوں کو چھ مہینے کیلئے قادیان سے ہی نکال دیا۔ پس جب خدمت کیلئے اپنے آپ کو ہم پیش کرتے ہیں تو پھر بغیر کسی تخصیص کے ہر ایک کی خدمت کرنی چاہئے اور خدمت کے قبول ہونے کیلئے دعائیں بھی کریں۔ ہر جلسے پر آنے والا مہمان جلسے کا مہمان ہے۔

س: مہمان نوازی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود نے کون سی کہانی سنائی؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود نے ایک کہانی سنائی کہ جنگل میں ایک مسافر کو شام ہو گئی تو وہ بیچارہ ایک درخت کے نیچے رات گزارنے کیلئے لیٹ گیا۔ اس درخت کے اوپر پرندوں کا گھونسلا تھا ان پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ شخص آج ہمارا مہمان ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ اس کی مہمان نوازی کریں۔ اب پہلی بات تو یہ سوچی کہ رات ٹھنڈی ہے ہمارے مہمان کو سردی لگے گی تو اسے آگ سینکنے کیلئے کوئی چیز مہیا کی جائے۔ پھر اپنا گھونسلا توڑ کر نیچے پھینک دیا تا کہ گھاس پھوس اور لکڑیوں سے آگ جلا کر کچھ آگ سینک لے گا۔ پھر پرندوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مہمان کو کھلانے کے لئے ہم خود ہی آگ میں گر جاتے ہیں اور جب آگ میں بھن جائیں گے تو یہ مہمان ہمیں کھا لے گا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور مہمان کی خوراک کا انتظام کر دیا۔

س: کار پارکنگ کرنے والوں اور اس شعبہ کے تحت ڈیوٹی دینے والوں کی حضور انور نے کیا رہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! کار پارکنگ بھی بہت اہم شعبہ ہے بعض دفعہ مہمان یہاں غلط رویے بھی دکھا جاتے ہیں اور کارکن کی ہدایت کے مطابق پارکنگ نہ کرنے پر اصرار کرتے ہیں اپنی مرضی سے پارکنگ کرنا چاہتے ہیں ایسی صورت میں کارکن کو حتی الوسع یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اسے نرمی سے سمجھائے اگر تو کوئی صحیح مطالبہ ہے کسی کا کوئی بیمار ہے یا کوئی اور وجہ ہے تو اسے آرام سے سمجھائیں اور بتائیں کہ میں اپنے بالا افسر کو بلاتا ہوں تو وہ آپ کیلئے کوئی سہولت مہیا کر دیتا ہے لیکن اتنے عرصے میں آرام سے یہ درخواست بھی کر دیں کہ آپ ایک طرف کھڑے ہو جائیں اور مہمانوں کو اس سے تعاون بھی کرنا چاہئے تا کہ باقی ٹریفک متاثر نہ ہو۔

س: حضور انور نے سکیننگ اور چیکنگ کی بابت کیا بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! سکیننگ اور چیکنگ کیلئے بھی تمام احتیاطوں کے ساتھ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ لمبا عرصہ لوگوں کو انتظار بھی نہ کرنا پڑے اور ان کو تکلیف بھی نہ ہو۔

س: صفائی کی اہمیت بیان کرتے ہوئے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! غسل خانوں کی صفائی والے کارکن صفائی کی طرف بھی توجہ دیں کہ پاکیزگی اور نظافت بھی ایمان کا حصہ ہے اس لئے اپنے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور اگر مہمان بھی غسل خانوں کو صاف کر دیا کریں تو کوئی حرج نہیں۔ عموماً لوگ تعاون کرتے ہیں لیکن اگر کوئی تعاون نہ بھی کرے تو کارکن خود صفائی کر دیں یہی ان کی ڈیوٹی ہوتی ہے اور اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی طرح بھی بد خلقی کا مظاہرہ نہیں ہونا چاہئے اور کبھی بھی انہوں نے صبر کا دامن نہیں ہاتھ سے چھوڑنا۔ اسی طرح جلسہ گاہ میں بعض لوگ گلاس، ریپر، ڈبے وغیرہ پھینک دیتے ہیں بلکہ بعض دفعہ بڑے بھی بے احتیاطی کرتے ہیں تو اس کی صفائی ساتھ ساتھ کرتے رہیں تو وائنڈ اپ کرنے والے کارکنوں کو آسانی ہو جاتی ہے۔

س: خطبہ کے آخر پر حضور انور نے کارکنان کو کیا ہدایات فرمائیں؟

ج: فرمایا! کارکن جب اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ بے نفس ہو کر کام کرے، ہر حالت میں خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرے، ہر کارکن کو عموماً ہر وقت ہوشیار بھی رہنا چاہئے سیکیورٹی صرف سیکیورٹی والوں کا کام نہیں ہے بلکہ ہر شعبہ کا ہر کارکن اپنے اپنے ماحول میں نظر رکھنے والا ہونا چاہئے اور جلسہ ختم ہونے کے بعد اس وقت تک کارکنان موجود رہیں جب تک ان کے متعلقہ افسران کو رخصت نہیں دے دیتے کہ اب آپ فارغ ہیں چلے جائیں۔ سب سے بڑھ کر کارکنوں کو بھی اور عمومی طور پر تمام افراد جماعت کو بھی دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

نام ونسب

حضرت طلحہؓ کے والد عبیداللہ بن عثمان اور والدہ صعبہ بنت عبداللہ تھیں ساتویں پشت میں مرہ بن کعب پر آپ کا نسب رسول کریم ﷺ سے مل جاتا ہے۔ آپ کے والد آپ کے قبول اسلام سے قبل ہی وفات پاگئے تھے۔ البتہ والدہ صاحبہ نے اسلام قبول کیا اور لمبی عمر پائی۔ شہادت عثمانؓ کے وقت بھی وہ زندہ تھیں۔ چنانچہ محاصرہ کے وقت یہ غیور خاتون اپنے گھر سے باہر آئیں اور اپنے بیٹے طلحہؓ سے کہا کہ وہ اپنے اثر سے معاندوں کو دور کریں۔ حضرت صعبہؓ قریباً 80 سال تک زندہ رہیں۔ حضرت طلحہؓ دعویٰ نبوت سے کوئی 25 برس قبل پیدا ہوئے۔ ان کا رنگ گندمی اور چہرہ خوبصورت تھا۔ بال زیادہ تھے مگر بہت گھنگھریالے نہ تھے۔ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے تھے۔

قبول اسلام اور تکالیف

عرب دستور کے مطابق ہوش سنبھالتے ہی تجارتی مشاغل میں مصروف ہوئے۔ جوانی میں دور دراز کے تجارتی سفروں کے مواقع میسر آئے اپنے تجارتی سفروں کے دوران شام کے شہر بصرہ میں ایک راہب سے ان کی ملاقات ہوئی اس نے پوچھا کہ کیا ''احمد'' ظاہر ہوگیا ہے۔ انہوں نے کہا کون احمد؟ اس نے کہا ابن عبداللہ بن عبدالمطلب۔ ''اس نے اسی مہینہ میں ظاہر ہونا تھا اور وہ آخری نبی ہے اور اس نے حرم سے ظاہر ہو کر کھجوروں والی جگہ کی طرف ہجرت کرنی ہے۔ پس تم اس سے محروم نہ رہنا۔'' حضرت طلحہؓ کہتے ہیں اسی وقت سے یہ بات میرے دل میں گڑ گئی۔ واپس مکہ آیا تو رسول کریمؐ کی بعثت کا علم ہوا۔ صدیق اکبرؓ کی صحبت اور دوستی کے ذریعہ سے ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت میں باریابی کا موقع ملا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تبلیغ کے نتیجہ میں آپؓ نے اسلام قبول کرلیا۔

(اصابہ جز3 ص290، اصابہ جز8 ص125، استیعاب جلد2 ص320)

انہیں آغاز اسلام میں ابتدائی آٹھ ایمان لانے والوں میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ قبولِ اسلام کے بعد آپ بھی دیگر مسلمانوں کی طرح کفار کے مظالم کا تختۂ مشق ستم بنتے رہے۔ آپ کا بھائی عثمان آپ کو اور آپ کے مسلمان کرنے والے ساتھی حضرت ابوبکرؓ کو ایک ہی رسی میں باندھ کر مارا کرتا مگر یہ ظلم واستبداد استقامت کے ان شہزادوں میں کوئی لغزش پیدا نہ کرسکا۔

(اسدالغابہ جلد3 ص59)

مکہ میں قیام کے دوران رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو حضرت زبیرؓ کا بھائی بنا کر روحانی اخوت کا نیا رشتہ عطا کیا۔ ذریعہ معاش تجارت تھا۔ ہجرت مدینہ کے وقت آپ ملک شام اپنے تجارتی قافلے کے ساتھ گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر رسول کریم ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ سے ملاقات ہوئی اور حضرت طلحہؓ کو ان کی خدمت میں کچھ شامی لباسوں کا تحفہ پیش کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ آپ نے اہل مدینہ کے یہ احوال بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کئے کہ وہ کس طرح بے چینی سے سراپا انتظار ہیں۔ خود حضرت طلحہؓ نے مکہ پہنچ کر تجارتی امور سمیٹے اور پروگرام کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کے اہل وعیال کو لے کر مدینہ روانہ ہوئے۔ مدینہ پہنچ کر آپ حضرت اسعدؓ بن زرارہ کے مہمان ٹھہرے اور رسول کریمؐ نے حضرت ابیؓ بن کعب انصاری کے ساتھ آپ کا بھائی چارہ کروایا۔

(ابن سعد جلد3 ص216)

غزوات میں شرکت اور فدائیت

ہجرت کے دوسرے سال سے غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو غزوہ بدر میں حضرت طلحہؓ شامل نہ ہوسکے رسول اللہ ﷺ نے آپ کو قافلہ قریش کی اطلاعات لینے کے لئے بھجوایا تھا۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے نہ صرف آپ کو بدر کے مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ آپ جہاد کے ثواب سے بھی محروم نہیں ہیں۔ کیونکہ آپ خدا کی خاطر جہاد کی نیت اور ارادے رکھتے تھے۔

(اسدالغابہ جلد3 ص59)

ایک سال بعد میدان احد میں آپ کو اپنی دلی تمنائیں پوری کرنے کے خوب خوب مواقع ملے۔ چنانچہ احد کے میدان میں کفار کے دوسرے حملہ کے نتیجے میں جب مسلمانوں کی صفوں میں بھگدڑ مچی تو صرف چند صحابہ ثابت قدم رہ سکے۔ حضرت طلحہؓ ان میں سرفہرست تھے جو رسول خدا ﷺ کے آگے وہاں سینہ سپر ہو رہے تھے، جہاں بلا کا رَن پڑ رہا تھا۔ کفار اپنی تمام تر قوت جمع کر کے بانی اسلام کو نشانہ بنا رہے تھے۔ چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی تھی۔ نیزے اور تلواریں چمک رہی تھیں۔ بہادر اور جانباز طلحہؓ نے جیسے عہد کر رکھا تھا کہ خود قربان ہو جائیں گے مگر اپنے آقا پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے وہ تیروں کو اپنے ہاتھوں پہ لیتے تو نیزوں اور تلواروں کے سامنے اپنا سینہ تان لیتے۔ احد میں صحابہ کی ایک جماعت نے رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر موت پر بیعت کی تھی ان میں طلحہؓ بھی شامل تھے جنہوں نے اس عہد کا حق ادا کر دکھایا۔

(الاصابہ جز3 ص290)

نبی کریم ﷺ جنگ کا نقشہ ملاحظہ فرمانے کے لئے ذرا اونچا ہو کر حالات جنگ کو دیکھنا چاہتے تو حضرت طلحہؓ گھمسان کے اس رَن میں اپنے آقا کے لئے بے چین و بے قرار ہو جاتے اور عرض کرتے یارسول اللہ ﷺ آپ دشمن کی طرف جھانک کر بھی مت دیکھئے کہیں کوئی ناگہانی تیر آ کے آپ کو لگ جائے نَحْرِی دُوْنَ نَحْرِکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ۔ میرے آقا میرا سینہ آپ کے سینہ کے آگے سپر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد)

کبھی دشمن ہجوم کر کے آپ پر حملہ آور ہوتے تو آپ شیروں کی طرح ایسے جھپٹتے کہ دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر کے آپ رسول اللہؐ کو ان کے نرغے سے نکال لاتے۔ ایک دفعہ ایک ظالم نے کسی ہلّہ میں موقع پا کر رسول کریم ﷺ پر تلوار کا بھرپور وار کیا۔ حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر لیا اور انگلیاں کٹ کر رہ گئیں تو زبان سے کوئی آہ نہیں نکلی بلکہ کہا کہ بہت خوب ہوا کہ طلحہؓ رسول خدا ﷺ کی حفاظت میں ''ٹنڈا'' ہوگیا۔ ''طلحۃ الشلاء'' کے نام سے آپؓ مشہور تھے۔ یعنی ٹنڈا طلحہ اور بجاطور پر آپ کو حفاظت رسولؐ میں ٹنڈا ہونے پر فخر تھا۔

(اسدالغابہ جلد3 ص59)

الغرض حضرت طلحہؓ اسی جانبازی اور بہادری سے رسول اللہ ﷺ کی حفاظت پر کمربستہ رہے۔ یہاں تک کہ دیگر صحابہ بھی مدد کو آپہنچے تو مشرکین کے حملہ کی شدت میں کچھ کمی آئی۔ رسولؐ خدا کو حضرت طلحہؓ نے اپنی پشت پر سوار کیا اور اُحد پہاڑی کے دامن میں ایک محفوظ مقام پر پہنچا دیا اس موقع پر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ طلحہؓ نے آج جنت واجب کرلی۔ حضرت طلحہؓ کا سارا بدن زخموں سے چھلنی ہو گیا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے آپ کے بدن پر ستر سے زیادہ زخم شمار کئے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ احد کا دن تو طلحہؓ کا دن تھا۔ خود رسول اللہؐ نے آپ کی جانبازی کو دیکھ کر آپ کو ''طلحۃ الخیر'' کا لقب عطا فرمایا کہ طلحہؓ تو سراسر خیر و بھلائی کا پتلا نکلا اور یہ تو مجسم خیر ہے۔ حضرت عمرؓ آپ کو ''صاحب احد'' کہہ کر خراج تحسین پیش کیا کرتے تھے کیونکہ احد کے روز حفاظت رسولؐ کا سہرا آپ ہی کے سر تھا۔ نیز آپ کو خود اپنی اس غیر معمولی خدمت پر بجاطور پر فخر تھا اور خاص انداز سے یہ واقعہ سنایا کرتے تھے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ احد میں ایسا وقت بھی آیا کہ دائیں جبریلؑ اور بائیں طلحہؓ کے سوا کوئی نہ تھا۔

(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند جلد5 ص65، اسدالغابہ جلد3 ص59)

غزوہ احد کے بعد کے غزوات میں بھی حضرت طلحہؓ نمایاں خدمات کی توفیق پاتے رہے۔

حدیبیہ فتح مکہ اور حنین میں بھی آپ شریک تھے اور غزوہ احد کی طرح حنین میں بھی جب لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو طلحہؓ ثابت قدم رہے۔ 9 ہجری میں قیصر روم کے حملہ کی خبر سن کر رسول کریم ﷺ نے صحابہ کو غزوہ تبوک کی تیاری کا حکم دیا۔ حضرت طلحہؓ نے اس موقع پر اپنی استطاعت سے بڑھ کر ایک بیش بہا رقم پیش کر دی اور بارگاہ رسالت سے فیاض کا لقب پایا۔ اسی دوران منافقین نے مسلمانوں کے خلاف ایک یہودی کے مکان پر جمع ہو کر ریشہ دوانیاں شروع کر دیں تو رسول کریم ﷺ نے حضرت طلحہؓ کو یہ فرض سونپا کہ وہ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ جا کر ان لوگوں کا قلع قمع کریں۔ آپ کو کامیابی کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

(ابن ہشام جلد4 ص171)

وصال رسول ﷺ اور خلافت ابوبکرؓ

حجۃ الوداع میں بھی حضرت طلحہؓ اپنے آقا کے ہمرکاب تھے۔ حج سے واپسی پر مدینہ پہنچ کر رسول کریم ﷺ کا وصال ہوا۔ دیگر صحابہ کی طرح اس عظیم سانحہ سے حضرت طلحہؓ کو جو صدمہ پہنچا اس کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ جب سقیفہ بنو ساعدہ میں خلافت کے لئے مشورہ ہو رہا تھا، عاشق رسول ﷺ حضرت طلحہؓ جیسا جری انسان اپنے آقا کی جدائی میں دل گرفتہ کسی گوشہ تنہائی میں آنسوؤں کا نذرانہ پیش کر رہا تھا۔

خلافت سے اخلاص ووفا

حضرت ابوبکرؓ خلیفۃ الرسول منتخب ہوئے تو طلحۃ الخیر ان کے دست وباز و ثابت ہوئے۔ آپؓ محض للہ جس بات کو حق سمجھتے بے لاگ اپنی رائے پیش کر دیا کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابوبکرؓ نے اپنی آخری بیماری میں حضرت عمرؓ کو خلیفہ منتخب کیا۔ تو یہ حضرت طلحہؓ ہی تھے جنہوں نے حضرت عمرؓ کی طبیعت کی سختی کا اندازہ کرتے ہوئے حضرت ابوبکرؓ سے یہ عرض کی کہ آپ خدا کو کیا جواب دیں گے کہ اپنا جانشین کسے مقرر کر آئے ہیں؟ حضرت ابوبکرؓ کا فیصلہ بھی چونکہ خالصتاً تقویٰ پر مبنی تھا آپؓ نے بھی کیا خوب جواب دیا فرمایا ''میں خدا سے کہوں گا کہ میں تیرے بندوں پر اس شخص کو امیر مقرر کر آیا ہوں جو ان میں سب سے بہتر تھا''۔ واقعات نے یہی فیصلہ درست ثابت کیا کہ حضرت عمرؓ ہی اس منصب کے لئے سب سے زیادہ اہل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت طلحہؓ کو ان کی بھرپور اعانت اور نصرت کی توفیق عطا فرمائی۔

(ابن سعد جلد3 ص274)

حضرت عمرؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں مفتوح علاقوں کی زمینیں مجاہدین میں تقسیم کرنے کی بجائے بیت المال کی ملکیت قرار دینے کی تجویز دی اور مفتوح لوگوں سے لگان وصول کرنے کی رائے سامنے آئی تا کہ اس کے ذریعہ مجاہدین کی ضرورتیں پوری کی جائیں۔ بظاہر یہ ایک نئی رائے تھی اس لئے صحابہ کی ایک بڑی جماعت اس کے حق میں نہیں تھی

اورانہوں نے زمینوں کی تقسیم کی تائید کی تھی۔ تین روز تک اس مسئلہ پر بحث ہوئی۔ بالآخر حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ کے موقف کی بھرپور حمایت کی اور آخری فیصلہ یہی ہوا کہ زمینیں تقسیم نہ کی جائیں بلکہ بیت المال کی ہی ملکیت رہیں۔

معرکہ ''نہاوند'' کے موقع پر حضرت عمرؓ نے ایرانی ٹڈی دل سے مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں سے مشورہ چاہا تو حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ''آپ امیر المومنین ہیں بہتر جانتے ہیں ہم غلام تو آپ کے حکم کے منتظر ہیں۔ جو حکم ہوگا ہم اس کی تعمیل کریں گے۔ ہم نے بار بار آزمایا کہ اللہ تعالیٰ انجام کار آپ کو کامیابی عطا فرماتا ہے۔''

حضرت عمرؓ بھی آپ کی اصابت رائے کے قائل تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے جن چھ اراکین پر مشتمل ایک کمیٹی انتخاب خلافت کے لئے مقرر فرمائی تھی کہ وہ اپنے میں جس پر اتفاق کریں اسے خلیفہ منتخب کرلیں۔ اس کمیٹی میں حضرت طلحہؓ بھی شامل تھے۔ حضرت طلحہؓ کی بے نفسی، تواضع اور ایثار کا یہ عالم تھا کہ آپ نے اپنی رائے حضرت عثمانؓ کے حق میں دے کر انہیں اپنے اوپر ترجیح دی اور ان کا نام اس منصب کے لئے پیش کردیا۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف کی رائے اور حضرت طلحہؓ کی تائید سے حضرت عثمانؓ ہی خلیفہ منتخب ہوئے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت کے آخری سالوں میں جب شورش عام ہوئی۔ تو حضرت طلحہؓ نے مشورہ دیا کہ اس فتنے کی تحقیق کے لئے پورے ملک میں وفود بھیجے جائیں۔ یہ رائے بہت صائب تھی۔ چنانچہ 35 ھجری میں محمدؓ بن مسلمہ، اسامہؓ بن زید، عمارؓ بن یاسر اور عبداللہؓ بن عمرو ملک کے مختلف حصوں میں تفتیش کے لئے روانہ کئے گئے۔ ان تحقیقات کا خلاصہ یہ تھا کہ کوئی قابل اعتراض بات انہوں نے نہیں پائی۔

(کامل ابن اثیر مترجم جلد 3 ص 233، طبری جلد 6 ص 2930)

اس سلسلہ میں ابھی کچھ عمل درآمد نہ ہونے پایا تھا کہ مفسدین نے مدینہ آکر قصر خلافت کا محاصرہ کرلیا۔ حضرت عثمانؓ ذاتی طور پر منافقین کے مقابلہ پر کوئی مدافعانہ کارروائی پہلے کرنے کے حق میں نہیں تھے۔ البتہ وعظ و نصیحت کرتے رہے۔ اس موقع پر حضرت طلحہؓ خلیفہ وقت کی اخلاقی مدد کرسکتے تھے وہ انہوں نے کی۔ مثلاً ایک موقع پر حضرت عثمانؓ نے باغیوں کے سامنے اپنے فضائل و مناقب بیان کرکے طلحہؓ جیسے کبار صحابہ سے اس کی تائید چاہی تو محاصرین کی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضرت طلحہؓ نے اعلانیہ اور کھلم کھلا محاصرین کے سامنے حضرت عثمانؓ کی تائید کی۔ جب محاصرہ زیادہ خطرناک ہوگیا تو حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کی طرح حضرت طلحہؓ نے بھی اپنے صاحبزادے محمد کو خلیفہ وقت کی حفاظت کے لئے قصر خلافت بھجوایا۔ جب مفسدین نے حملہ کرنے میں پہل کردی تو محمد بن طلحہؓ نے بھی اپنی طاقت اور ہمت کے مطابق ان کا مقابلہ کیا۔ (طبری جلد 6 ص 3010)

اور دوسرے معدودے چند محافظین کے ساتھ مل کر مفسدین کے سیلاب کو روکے رکھا مگر چند بدبخت دوسری طرف سے حضرت عثمانؓ کے گھر میں گھس گئے اور خلیفہ راشد پر حملہ کرکے ان کی دردناک شہادت کا واقعہ سامنے آیا۔ دیگر صحابہ کی طرح حضرت طلحہؓ کو بھی اس سانحہ سے سخت صدمہ پہنچا۔ وہ جہاں حضرت عثمانؓ کے لئے عفو ورحم کی دعائیں کرتے وہاں مفسدین کے مظالم دیکھ کر خدا کی بارگاہ میں ان کی گرفت کیلئے التجا کرتے۔

حضرت طلحہؓ نہایت اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ خشیّت الٰہی اور محبت رسول سے آپ کا پیمانہ لبریز تھا۔ حضرت طلحہؓ نے اپنے مال و جان سے خدمت دین میں جس طرح سے اپنی دلی تمنائیں اور مرادیں پوری کیں اس پر خدائے ذوالعرش نے بھی گواہی دی۔ چنانچہ جب آیت رِجَالٌ صَدَقُوا (الاحزاب:24) نازل ہوئی۔ اس میں ان مردان خدا کا تذکرہ تھا جنہوں نے اللہ سے اپنے عہد سچ کر دکھائے اور اپنی منتیں پوری کیں اور کچھ ہیں جو انتظار میں ہیں۔ رسول خدا ﷺ نے حضرت طلحہؓ سے فرمایا کہ اے طلحہؓ! تم بھی ان خوش نصیب مردان وفا میں شامل ہو جو اپنی قربانی پوری کرنے کی انتظار میں ہیں۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 61)

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت طلحہؓ بڑے مالدار تاجر تھے۔ اس کے ساتھ فراخ دل اور سخی انسان بھی تھے۔ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ کو دل کھول کر خرچ کرنے کی توفیق ملی تھی اور اسی موقع پر آنحضرت ﷺ نے آپ کو فیاض کے لقب سے یاد فرمایا تھا۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 59)

آپ کے ہم عصر قیس کہا کرتے تھے کہ میں نے طلحہؓ سے زیادہ کسی کو خدا کی راہ میں بے لوث مال خرچ کرنے میں پیش پیش نہیں دیکھا۔ غزوہ ذی القرد میں چشمہ بیسان کے پاس سے مجاہدین کے ساتھ گزرتے ہوئے حضرت طلحہؓ نے اسے خرید کر خدا کی راہ میں وقف کردیا تھا۔ اپنی جائیداد سات لاکھ درہم میں حضرت عثمانؓ کو فروخت کی اور سب مال خدا کی راہ میں خرچ کردیا۔ آپ کی بیوی سودہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ ایک دفعہ حضرت طلحہؓ کو اداس دیکھ کر وجہ پوچھی کہ کہیں مجھ سے تو کوئی خطا سرزد نہیں ہوگئی تو فرمانے لگے نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں دراصل میرے پاس ایک بہت بڑی رقم جمع ہوگئی ہے اور میں اس فکر میں ہوں کہ اُسے کیا کروں۔ میں نے کہا اسے تقسیم کروادیجئے۔ آپ نے اسی وقت اپنی لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم کے مستحقین میں تقسیم کرادی۔

(ابن سعد جلد 3 ص 220)

حضرت طلحہؓ بنو تمیم کے تمام محتاجوں اور تنگ دست خاندانوں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ لڑکیوں اور بیوگان کی شادیوں میں ان کی مدد کرتے۔ مقروضوں کے قرض ادا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے کسی کو یہ شعر پڑھتے سنا:

فَتًی کَانَ یُدْنِیْهِ الغِنٰی مِنْ صَدِیْقِهٖ
اِذاً اَمَّا هُوَ اسْتَغْنٰی وَیُبْعِدُهُ الفَقْرُ

یعنی میرا ممدوح ایسا شخص تھا کہ دولت وامارت اسے اپنے دوست کے اور قریب کردیتی تھی جب بھی اسے دولت وفراخی نصیب ہوتی اور غربت وفقر اسے اپنے دوستوں سے دور رکھتے یعنی کبھی تنگی میں بھی کسی سے سوال نہ کرتے۔ حضرت علیؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا ''خدا کی قسم! یہ صفت حضرت طلحہؓ میں خوب پائی جاتی تھی''۔ (اسد الغابہ جلد 3 ص 61)

ایثار و مہمان نوازی

مہمان نوازی حضرت طلحہؓ کا خاص وصف تھا۔ ایک دفعہ بنی عُذرہ کے تین مفلوک الحال افراد نے اسلام قبول کیا۔ رسول کریم ﷺ نے پوچھا کہ صحابہؓ میں سے کون ان کی کفالت اپنے ذمہ لیتا ہے۔ حضرت طلحہؓ نے بخوشی حامی بھرلی اور ان تینوں نومسلموں کو اپنے گھر میں لے گئے اور وہیں ٹھہرایا اور ان کی میزبانی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ موت نے انہیں آپ سے جدا کیا۔ اُن میں سے دو ساتھی تو یکے بعد دیگرے دو غزوات میں شہید ہوئے اور تیسرے طلحہؓ کے گھر میں ہی وفات پاگئے۔ طلحہؓ کو جو خدا کے رسول ﷺ کے ان مہمانوں سے دلی محبت اور اخلاص پیدا ہوچکا تھا اس کا نتیجہ تھا کہ مہمانوں کی وفات کے بعد بھی خواب میں آپ کی اُن سے ملاقاتیں ہوئی۔ ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ وہ تینوں آپ کے ساتھ ہی جنت کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ مگر جو ساتھی جو سب سے آخر میں فوت ہوا وہ سب سے آگے ہے اور سب سے پہلے مرنے والا سب سے پیچھے ہے۔ انہوں نے تعجب سے رسول کریمؐ سے اس خواب کی تعبیر پوچھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو بعد میں مرا اُسے زیادہ نیک اعمال کی توفیق ملی اس لئے وہ پہلوں سے بڑھ گیا۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت طلحہؓ نے اپنی نیک صحبت میں رکھ کر ان نومسلموں کی عمدہ تربیت کرکے انہیں خوب فیض عطا کیا۔

(ابن ماجہ کتاب تعبیر الرؤیا باب تعبیر رؤیا)

حضرت طلحہؓ دوستی اخوت کے رشتے میں بھی کمال رکھتے تھے۔ حضرت کعب بن مالک انصاریؓ کو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہوسکنے کے باعث مقاطعہ کی سزا ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی معافی کا اعلان کیا اور وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو مجلس میں سے حضرت طلحہؓ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے ان کے استقبال کو آگے بڑھے اور مصافحہ کرکے انہیں مبارکباد عرض کی۔ حضرت کعبؓ انصاری نے بھی حضرت طلحہؓ کا اس اعلیٰ خلق کو کبھی فراموش نہیں کیا۔ وہ ہمیشہ یاد کرکے کہتے تھے کہ اس موقع پر مہاجرین میں سے کسی صحابی نے اس والہانہ گرمجوشی کا میرے ساتھ مظاہرہ نہیں کیا جس طرح حضرت طلحہؓ وفور جذبات میں اُٹھ کر دوڑے آئے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوہ تبوک)

شادی اور اولاد

حضرت طلحہؓ کی پہلی شادی حضرت حمنہ بنت جحش سے دوسری حضرت ام کلثوم بنت ابی بکر سے تیسری شادی فارعہ بنت ابوسفیان سے اور چوتھی رقیہ بنت ابی امیہ سے ہوئی۔ ان چاروں بیویوں کی بہنیں رسول اللہ ﷺ کی ازواج تھیں۔ یوں آپ رسول اللہ ﷺ کے ہم زلف تھے۔ آپ کے اخلاق کا ایک خوب صورت نقشہ آپ کی اہلیہ اُم ابان نے کھینچا ہے۔ انہیں بہت رشتے آئے تھے مگر انہوں نے حضرت طلحہؓ کی کئی شادیوں کے باوجود ان کے ساتھ نکاح کو ترجیح دی ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس کی وجہ حضرت طلحہؓ کے اخلاق فاضلہ ہیں۔ وہ فرماتی تھیں کہ میں طلحہؓ کے ان اوصاف کریمانہ سے واقف تھی کہ وہ ہنستے مسکراتے گھر واپس آتے ہیں اور خوش وخرم باہر جاتے ہیں۔ کچھ طلب کرو تو بخل نہیں کرتے اور خاموش رہو تو مانگنے کا انتظار نہیں کرتے۔ نیکی کرو تو شکرگزار ہوتے ہیں اور غلطی ہوجائے تو معاف کردیتے ہیں۔

(منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد 5 ص 66)

بلاشبہ یہی وہ اخلاق ہیں جن کے بارہ میں ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا تھا کہ خَیْرُکُمْ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقاً کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنے اخلاق میں سب سے اچھے ہیں۔ حضرت طلحہؓ کی کئی بیویوں سے اولاد تھی۔ حضرت حمنہ بنت جحش سے ایک بیٹا محمد نامی بہت عبادت گزار تھا اور سجاد لقب سے مشہور تھا۔ ایک بیٹا یعقوب بہت زبردست شہ سوار تھا جو واقعہ حرّہ میں شہید ہوگیا۔ حضرت ام کلثومؓ بنت ابوبکرؓ سے دو بیٹے اور ایک بیٹی عائشہ تھی۔ آپؓ کی ایک بیٹی ام اسحاق سے حضرت امام حسنؓ نے شادی کی جس سے طلحہ نامی بیٹا ہوا۔ حضرت حسنؓ کی وفات کے بعد حضرت امام حسینؓ نے ان سے شادی کی اور ایک بیٹی فاطمہ ان سے ہوئیں۔

(ابن سعد جلد 3 ص 214، اصابہ جز 3 ص 292)

شہادت اور فضائل

حضرت طلحہؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے یعنی ان دس اصحاب رسول ﷺ میں سے جن کو آپؐ نے ان کی زندگی میں جنت کی بشارت دی اور بوقت وفات انہیں پروانہ خوشنودی عطا فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے آپؓ کی شہادت کی پیشگوئی کرتے ہوئے فرمایا ''جو کوئی زمین پر چلتے پھرتے شہید کو دیکھنا چاہے وہ طلحہؓ کو دیکھ لے''۔

شہادت عثمانؓ کے بعد حضرت طلحہؓ بھی ان اصحاب میں شامل تھے جو قتل عثمانؓ کا فوری انتقام لینے کے حق میں تھے۔ اسی جذباتی دور میں وہ حضرت عائشہؓ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی شامل ہوگئے۔

لیکن جب حضرت علیؓ نے انہیں بلا کران کے فضائل اورسبقتوں کا ذکر کیا تو حضرت طلحہؓ بھی حضرت زبیرؓ کی طرح مقابلہ سے دستبردار ہوگئے۔ لشکر سے جدا ہوکر پچھلی صفوں میں چلے گئے اس دوران کوئی تیر ٹانگ میں لگا جس سے عرق النساء کٹ گئی اوراس قدر خون جاری ہوا کہ وفات ہوگئی۔ اس وقت آپؓ کی عمر 64 برس تھی۔

(استیعاب جلد2 ص20-319)

غزوہ احد میں جب حضرت طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کو پشت پر اٹھا کر چٹان پر لے گئے تو رسول کریمؐ نے فرمایا: اے طلحہ! جبریلؑ آئے ہیں وہ تمہیں سلام کہتے ہیں اور وہ یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ قیامت کے دن تمہیں کوئی خوف نہیں ہوگا اور ہر خوف سے تمہاری حفاظت ہوگی۔

(منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 67)

ہستی باری تعالیٰ کی تلاش

نوجوانی کی عمر میں پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو اپنے خدا کو پانے کا بڑی شدت سے احساس پیدا ہوا۔ کبھی تو آپ اس مقصد کی خاطر بیت الذکر میں گھنٹوں عبادت کرتے اور کبھی راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے۔ حضور اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''میں خدا کے حضور دعا کرتا اور کہتا کہ ''اے خدا! اگر تو موجود ہے تو مجھے تیری تلاش ہے۔ تو مجھے بتا کہ تو ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں بھٹک جاؤں۔ کیا مجھ پر اس گمراہی کی ذمہ داری تو نہیں ہوگی؟ اور پھر سوچتا کہ شاید ہو بھی۔ پھر میں دعا کرتا کہ اے خدا یہ ذمہ داری مجھ پر تو عائد نہیں ہونی چاہئے''۔

چنانچہ اضطراب اور بے چینی سے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا عرش کے خدا نے سن لی اور آپ کو کشف کے ذریعے اپنی ہستی کا ثبوت دیا۔ حضور اس کشف کے متعلق فرماتے ہیں:

''یہ خواب اور بیداری کے درمیان ایک قسم کی نیم غنودگی کی سی کیفیت تھی۔ میں نے دیکھا کہ ساری زمین سکڑ کر ایک گیند کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ جس پر دور دور تک کسی جاندار مخلوق کے کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ نہ زندگی کی چہل پہل ہے نہ ہی شہر ہیں نہ آبادیاں، غرضیکہ کچھ بھی تو نہیں۔ بس زمین ہی زمین ہے کیا دیکھتا ہوں کہ اچانک زمین کا ذرہ ذرہ کانپنے لگا ہے اور ایک زناٹے سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے ہمارا خدا! ہمارا خدا! ایک ایک ذرہ اپنے وجود کی علت غائی کا بآواز بلند اعلان کر رہا تھا۔

ساری کائنات ایک عجیب قسم کی روشنی سے بھر گئی۔ ایک ایک ذرے اور ایک ایک ایٹم نے ایک سر اور تال کے ساتھ پھیلنا اور سکڑنا شروع کیا میں نے محسوس کیا کہ ان کے ہمراہ میں بھی یہ الفاظ دوہرا رہا ہوں اور کہہ رہا ہوں ''ہمارا خدا، ہمارا خدا''۔

(ایک مرد خدا ص 81)

مشہور شہر

شیراز

ایران کا مشہور شہر

یہ شہر 29.38 درجے شمال اور 54.34 درجے مشرق کے مابین واقع ہے۔ یہ جنوب مغربی ایران کا مشہور شہر اور فارس کا دارالحکومت (1750-1779ء) رہا ہے۔ یہ ایران کے بڑے شہروں میں سے ایک ہے۔ اس کی آبادی چودہ لاکھ سے زائد نفوس پر مشتمل ہے۔ اصفہان کے جنوب میں واقع تین ہزار سال پرانا شہر ہے اور دنیا بھر میں پھولوں، شاعروں اور بلبلوں کا شہر کہلاتا ہے۔ فارسی کے دو عظیم شاعروں شیخ سعدی اور حافظ کی جنم بھومی ہونے کی نسبت سے اس شہر کو شہرت دوام حاصل ہے۔ ان دونوں شاعروں کے مدفن بھی اسی شہر میں ہیں۔ بہائی تحریک کے بانی علی محمد باب کی جائے پیدائش ہے۔

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت کے آخری دور میں اسے حضرت ابوموسیٰ الاشعری نے فتح کیا تھا۔ پھر خلیفہ ولید بن عبدالملک کے عہد میں فارس قدیم کے کھنڈرات پر اس کی ازسرنو تعمیر کی گئی۔ 436ھ میں سلطان الدولہ نے اس شہر کے بارہ دروازے تعمیر کروائے۔ 795ھ میں امیر تیمور نے حملہ کرکے اس پر قبضہ کرلیا۔ اس مہم میں شاہ منصور ہلاک ہوگیا۔ 1137ھ میں افغانوں نے اس پر غلبہ پالیا انہوں نے شہر کی نئی فصیل، خندقیں، سڑکیں اور بازار تعمیر کروائے اور اس شہر کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے کیلئے متعدد اقدامات کئے۔ 1823-24ء کے زلزلوں میں یہ شہر تباہ ہوگیا۔ شیراز میں بہت سے باغات بھی ہیں جن میں باغ دلکشا، باغ ملی اور باغ جلیل مشہور ہیں۔ ان باغوں نے نہ صرف شہر کی رونق کو دوبالا کردیا ہے بلکہ ماحول کو آلودہ ہونے سے بھی کافی حد تک بچالیا ہے۔

ہوٹل

مشہور ہوٹلوں میں آپادانہ، پارک سعدی، پیلس ہوٹل، پارک ہوٹل، فردوس، ژند اور کوروش ہوٹل شامل ہیں۔ ان ہوٹلوں میں ایرانی کھانوں کے علاوہ ایشیائی کھانے بھی مل جاتے ہیں۔

قابل دید مقامات

شاہ چراغ کا روضہ

آپ حضرت امام رضا کے بھائی تھے۔ پورا نام سید امیر احمد تھا۔ آپ آٹھویں صدی کے اواخر میں شیراز تشریف لائے اور تاحیات یہیں مقیم رہے روضہ کی زیارت کرنے کیلئے روزانہ ہزاروں لوگ آتے ہیں۔ روضہ کے گنبد اور عمارت کو کئی بار مرمت کرایا گیا۔ اس پر لگے ہوئے چاندی کے دروازے اور شیشہ، زیارت کرنے والوں کیلئے مسحور کن ہیں۔

مسجد عتیق

902ء میں اسے عمر ابن لیث نے تعمیر کرایا۔ شاہ ابواسحاق انجو نے 14ویں صدی میں مسجد کے وسط میں اضافہ کیا جو خانہ کعبہ کی ہوبہو نقل ہے اس کے ہر کونے میں ایک ایک ستون اور چاروں طرف برآمدہ ہے جو دو ستونوں پر ایستادہ ہے۔ مسجد کی بیرونی دیواروں پر ایران کے مشہور خطاط یحیٰی الصوفی الجمالی کی تحریروں کے نادر نمونے کندہ ہیں۔ مسجد کو ہر طرح سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا ہے۔

مسجد نو

اسے اتابک سعد ابن زنگی نے تعمیر کرایا تھا جو شیخ سعدی سے بے حد متاثر تھا اس کی تعمیر کا کام 1219ء میں شروع ہوا اور یہ مسجد سترہ سال کے طویل عرصہ میں مکمل کی گئی۔ اس کا طول 200 میٹر اور عرض ایک سو میٹر ہے۔

بازار اور مسجد وکیل

کریم خاں ژند کے عہد میں شیراز کو بڑی شہرت ملی۔ اس نے شہر میں جو بازار تعمیر کرایا وہ وسعت اور خوبصورتی کے اعتبار سے پورے ایران میں یکتا ہے۔ شہر کے وسط میں واقع اس مسجد کی لمبائی 800 گز اور چوڑائی 17 گز ہے۔ مسجد وکیل اسی بازار سے منسلک ہے۔ یہ شیراز میں سب سے زیادہ خوبصورت مسجد ہے اس مسجد کے دو برآمدے ہیں جو جنوب اور شمال کی سمت ایک دوسرے سے متصل ہیں۔ مسجد کے اندرونی حصے میں ٹائلیں لگی ہوئی ہیں۔ جو درختوں، پھولوں اور بلبلوں کی تصاویر سے مزین ہیں۔

پارس عجائب گھر

اسے کریم خاں ژند نے تعمیر کرایا تھا اس کے تینوں جانب پتھر کے نہایت عمدہ تالاب بنے ہوئے ہیں جو اس کی خوبصورتی اور دلکشی میں اضافہ کا باعث ہیں۔ اس کی بیرونی ٹائلوں پر نہایت عمدہ ٹائلیں لگی ہوئی ہیں۔ عمارت کے چاروں طرف باغات ہیں اس میں 19ویں صدی کے ممتاز ایرانی مصور لطف علی خاں کی عمدہ تصاویر کی نمائش ہوتی ہے جو ایرانی تہذیب کی عکاسی کرتی ہیں۔

شیخ سعدی کا مقبرہ

یہ شہر کے شمال مشرق میں واقع ہے اس کے صدر دروازے پر شیخ سعدی کے اشعار لکھے ہوئے ہیں۔ 1808ء میں کریم خاں ژند نے اس کی ازسرنو مرمت کروائی۔ اس کے بعد اسے نیلی ٹائلوں سے مزین کردیا گیا۔

حافظ کا مقبرہ

حافظ کا مقبرہ ایک نہایت ہی خوبصورت باغ میں تعمیر کیا گیا ہے اس کے شمال میں ایک گیلری ہے جو 20 ستونوں پر ایستادہ ہے اس گیلری کے عقب میں ایک صحن ہے جس میں پھول اور پودے لگے ہوتے ہیں مقبرہ کی دیواروں پر حافظ کے اشعار کندہ ہیں۔

یونیورسٹی

شیراز یونیورسٹی کا قیام 1945ء میں عمل میں آیا علاوہ ازیں شہر میں ہر قسم کے تعلیمی ادارے بھی ہیں۔

مزار شیخ کبیر

یہ سولہویں صدی میں تعمیر کیا گیا۔ سوری کا مزار زندا پیولین کے مشرقی سرے پر واقع ہے۔ پرس پولس کے آثار قدیمہ شیراز سے 37 میل کے فاصلے پر ہیں۔ یہاں ایک بہت بڑا پلیٹ فارم تعمیر کیا گیا تھا جس کا رقبہ 160000 مربع گز تھا۔

پرس پولس سے چار میل دور نقش رستم ہے جہاں ایران کے مشہور بادشاہ داریوش اعظم، داریوش دوم اردشیر اول کے علاوہ زرتشت کا مقبرہ بھی ہے۔

(مرسلہ: مکرم امان اللہ امجد صاحب)

شیراز۔ایران اوراس کا ماحول

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر124040 میں طلعت پروین

زوجہ نصیر احمد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکنچک 89 ج۔ب رتن ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 3مارچ 2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)حق مہر 5ہزارروپے(2)زیور آدھا تولہ 25 ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ2ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔طلعت پروین گواہ شد نمبر1۔ضیاء اللہ منگلا ولد محمد یوسف منگلا گواہ شد نمبر2۔نصیر احمد ولد محمد عبداللہ مرحوم

مسل نمبر124041 میں خالدہ ولید احمد

بنت وحید احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 646 Gb ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 13دسمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ1ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔خالدہ ولید احمد گواہ شد نمبر1۔محمد ایوب ولد محمد نواز گواہ شد نمبر2۔وسیم احمد ولد گلزار احمد

مسل نمبر124042 میں عبدالمنان

ولد اصغر علی قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 646 Gb ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ25 جنوری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عبدالمنان گواہ شد نمبر1۔محمد حیات ولد محمد یعقوب مرحوم گواہ شد نمبر2۔محمد ایوب ولد محمد انور

مسل نمبر124043 میں ارسلان ندیم

ولد ندیم احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 89 ج۔ب رتن ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26دسمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ارسلان احمد گواہ شد نمبر1۔ضیاء اللہ منگلا ولد محمد یوسف منگلا گواہ شد نمبر2۔محمد عامر ندیم ولد محمد صدیق رانا

مسل نمبر124044 میں آسیہ بیگم

زوجہ مقبول احمد مانگٹ قوم مانگٹ پیشہ خانہ داری عمر63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ17 مئی015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔جیولری6 ماشے 25ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ2000روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔آسیہ بیگم گواہ شد نمبر1۔ساجد منور ولد اللہ یار منور گواہ شد نمبر2 محسن دانیال بٹ ولد تنویر احمد بٹ

مسل نمبر124045 میں لقمان احمد مبشر

ولد محمد ساجد مبشر قوم ڈوگر پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 19/5 دارالیمن شرقی احسان ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ3مارچ2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ8ہزار 520 روپے ماہوار بصورت Allownc مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔لقمان احمد مبشر گواہ شد نمبر1۔گوہر احمد ولد ملک لعل خان گواہ شد نمبر2۔فاروق احمد ولد نعیم احمد

مسل نمبر124046 میں میمونہ بی بی

زوجہ نعمت اللہ قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Chak 565 Gb Jaranwala ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ3 جنوری2016 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)زیور 19ہزارروپے(2) حق مہر 50ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔میمونہ بی بی گواہ شد نمبر1۔محمد اسلم ولد فیروز دین گواہ شد نمبر2۔قمر اعجاز ولد مبارک احمد

مسل نمبر124047 میں ساجدہ ندیم

زوجہ شیخ ندیم احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن O k a r a ضلع و ملک Okara, Pakistan بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 4 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)زیور3تولہ پاکستانی روپے(2)حق مہر30ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ1ہزارروپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ساجدہ ندیم گواہ شد نمبر1۔شیخ ندیم احمد ولد چراغ دین گواہ شد نمبر2۔فطین احمد ولد شیخ ندیم احمد

مسل نمبر124048 میں رفیع الدین ملک

ولد ملک محمد رفیع قوم اعوان پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر67 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/11 دارالصدر غربی قمر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ22 فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1)ترکہ 12 کنال پاکستانی روپے (2)Tarka Father 6مرلہ 18لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 25ہزارروپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رفیع الدین ملک گواہ شد نمبر1۔نعیم احمد ولد چوہدری نذیر احمد گواہ شد نمبر2۔عبدالستار بدر ولد میاں بدرالدین

مسل نمبر124049 میں ثناء حمید

بنت ملک حمید افضل قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن3/8 دارالرحمت غربی الف ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ22 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ثناء حمید گواہ شد نمبر1۔منور احمد خان ولد بہار خان گواہ شد نمبر2۔ملک محمد حمید افضل

مسل نمبر124050 میں حافظ عاشر احمد

ولد راشد محمود قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 20/1 دارالفضل غربی فضل ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے العبد۔حافظ عاشر احمد گواہ شد نمبر 1۔ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم رشید گواہ شد نمبر2۔وسیم احمد ولد بشیر احمد

مسل نمبر124051 میں فرح اسلام ثاقب

ولد عبدالسلام اظہر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن28/10 دارالفضل غربی فضل ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ یکم اپریل 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فرح السلام ثاقب گواہ شد نمبر1۔ظفر اللہ رشید ولد چوہدری محمد ابراہیم رشید گواہ شد نمبر2۔حمید اللہ ظفر ولد ظفر اللہ رشید

مسل نمبر124052 میں بہزاد احمد

ولد محمد بلال احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک10/3L احمد پور سیال ضلع و ملک جھنگ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 7فروری 2016 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔بہزاد احمد گواہ شد نمبر1۔محمد بلال احمد ولد محمد احمد گواہ شد نمبر2۔اشفاق احمد ولد محمد احمد

مکرم قیصر محمود صاحب

ریو۔ برازیل اولمپکس 2016ء

اولمپکس دنیا میں کھیلوں کے سب سے بڑے مقابلے ہیں۔ جدید اولمپکس کا آغاز 1896ء سے یونان کے شہر ایتھنز سے ہوا اور جنگ عظیم اول اور دوم کے سالوں کو چھوڑ کر ہر چار سال بعد یہ مقابلے باقاعدگی سے منعقد ہوتے رہے۔ اس بار اولمپکس برازیل کے شہر ریوڈی جنیرو (Rio de Janeiro) میں 5 سے 21۔ اگست 2016ء تک جاری رہے۔ جس میں 207 ممالک کے گیارہ ہزار سے زائد کھلاڑی شامل ہوئے۔

اولمپک کھیلوں کا افتتاح برازیل کے نائب صدر Michel Temer نے کیا۔ اولمپکس مشعل کو برازیل کے مشہور فٹ بالر پیلے (Pele) نے روشن کرنا تھا لیکن وہ اپنی بیماری کے باعث اس تقریب میں شامل نہ ہو سکے اور ان کی جگہ برازیل کے ہی ایتھلیٹ Vanderlei Conderio de Lima نے مشعل روشن کی۔ یہ وہی ایتھلیٹ ہیں جو 2004ء کے ایتھنز اولمپکس میں میراتھن ریس میں پہلے نمبر پر آ رہے تھے لیکن ریس کے دوران ایک شخص کے حملہ کے باعث کانسی کا تمغہ ہی حاصل کر سکے۔

ان اولمپکس میں پہلی بار کوسووا اور جنوبی سوڈان کے کھلاڑی شامل ہوئے جبکہ مختلف ممالک کے پناہ گزینوں پر مشتمل ایک دستہ بھی پہلی بار ان مقابلوں میں شامل کیا گیا۔ ان مقابلوں میں شامل 28 کھیلوں میں رگبی سیون اور گولف کو پہلی بار شامل کیا گیا۔

ریوڈی جنیرو پہلا جنوبی امریکی شہر ہے جس میں اولمپکس مقابلے منعقد کروائے گئے۔ زیکا وائرس، آلودگی کے مسائل اور روس کے کھلاڑیوں کے ڈوپنگ رزلٹس نے ان کھیلوں کو کسی حد تک متاثر بھی کیا تاہم گزشتہ سالوں کی طرح اس بار بھی امریکہ کی برتری کے ساتھ یہ مقابلے اختتام پذیر ہوئے۔ امریکہ نے گزشتہ چھ اولمپکس میں پانچ مرتبہ میڈلز ٹیبل پر پہلی پوزیشن حاصل کی۔ 554 کھلاڑیوں پر مشتمل امریکی دستہ نے 121 میڈلز اپنے نام کئے جن میں سونے کے 46 چاندی کے 37 اور کانسی کے 38 تمغے شامل تھے۔ دوسرے نمبر پر برطانیہ رہا جس نے سونے کے 27 اور مجموعی طور پر 67 تمغے حاصل کئے۔ چین نے 26 سونے کے تمغوں کے ساتھ تیسری پوزیشن حاصل کی۔

پاکستان پہلی بار سب سے کم کھلاڑیوں (7) کے دستہ کے ساتھ اولمپکس میں شامل ہوا۔ ان سات کھلاڑیوں میں چھ وائلڈ کارڈ کے ذریعہ ان مقابلوں میں شامل ہوئے۔ 1988ء کے Seoul اولمپکس میں کانسی کا تمغہ جیتنے والے باکسر حسین شاہ کے بیٹے شاہ حسین شاہ جوڈو کے مقابلہ میں اپنی بہتر رینکنگ کی بدولت شامل ہوئے لیکن وہ بھی کوئی خاطر خواہ کارکردگی نہ دکھا سکے۔

مختلف کھیلوں میں ممالک کی برتری:

ایتھلیٹکس کے مقابلوں میں امریکہ نے 32 تمغے حاصل کئے۔ کینیا جیسے ملک نے دوسری پوزیشن حاصل کی اور 6 سونے، 6 چاندی اور ایک کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ بیڈمنٹن کے مقابلے چین کے نام رہے۔ باسکٹ بال میں مردوں اور عورتوں دونوں کے مقابلوں میں امریکہ نے سونے کا تمغہ حاصل کیا۔ باکسنگ میں ازبکستان کے باکسر نمایاں رہے۔ ہاکی کا اولمپک چیمپئن ارجنٹائن بنا جس نے فائنل میں فیورٹ بیلجیئم کو شکست دی۔ عورتوں کے ہاکی مقابلوں میں انگلینڈ نے ہالینڈ کو شکست دی۔ فٹ بال میں پہلی بار برازیل نے نیمار کی قیادت میں فائنل میں جرمنی کو شکست دے کر 2014ء کے ورلڈ کپ سیمی فائنل میں 7-1 کی ہار کا بدلہ لے لیا۔ رگبی سیون کے مقابلوں میں فجی نے فائنل میں انگلینڈ کو شکست دے کر اولمپکس کی تاریخ میں پہلا گولڈ میڈل اپنے نام کیا۔ ٹیبل ٹینس کے تمام مقابلوں میں چین نے گولڈ میڈل حاصل کیا۔ سوئمنگ کے مقابلوں میں امریکہ 33 میڈلز کے ساتھ نمایاں رہا۔ ویٹ لفٹنگ میں اگرچہ چین کو برتری حاصل رہی لیکن ان مقابلوں میں ایران نے بھی دو گولڈ میڈل اپنے نام کئے۔ ریسلنگ کے مقابلے روس کے نام رہے۔

نمایاں کھلاڑی:

امریکہ کے مشہور زمانہ تیراک Michael Phelps نے تیراکی میں چار سونے اور ایک چاندی کا تمغہ حاصل کر کے چار اولمپکس مقابلوں میں حاصل کرنے والے تمغوں کی تعداد 28 کرلی جن میں 23 سونے کے میڈل ہیں۔ امریکی خاتون تیراک Katie Ledecky نے بھی چار سونے اور ایک چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ امریکی خاتون Simone Biles نے جمناسٹک میں چار سونے اور ایک کانسی کا تمغہ حاصل کیا۔ جمیکا کے Usain Bolt نے گزشتہ دو اولمپکس کی طرح اس بار بھی 100 میٹر، 200 میٹر اور 4x100 میٹر ریلے ریس میں سونے کا تمغہ حاصل کیا اور پہلے ایتھلیٹ بنے جنہوں نے مسلسل تین اولمپکس میں نو سونے کے تمغے جیتے۔ صومالیہ میں پیدا ہونے والے برطانیہ کے ایتھلیٹ محمد فرح نے لندن اولمپکس کی طرح اس بار بھی 5 ہزار اور 10 ہزار میٹر ریس میں طلائی تمغے جیت کر اولمپک تاریخ کے دوسرے کھلاڑی بنے۔ ہنگری کی تیراک Katinka Hosszú نے تین سونے اور ایک چاندی کا تمغہ جیتا۔ برطانیہ کے 58 سالہ Nick Skelton نے گھڑ سواری میں سونے کا تمغہ جیت کر اور چین کی ڈائیور Ren Qian نے 15 سال کی عمر میں سونے کا تمغہ جیتنے کا منفرد ریکارڈ بنایا۔

دلچسپ اور اہم واقعات:

بہترین جواب: برازیل کی جوڈو کی کھلاڑی Rafael Silva کا تعلق ایک پسماندہ علاقہ سے ہے۔ انہوں نے برازیل کی طرف سے 2012ء کے اولمپک مقابلوں میں شرکت کی لیکن شروع ہی میں شکست کے باعث مقابلوں سے باہر ہو گئیں۔ اس وقت انہیں ایک شخص نے یہ text message کیا کہ The place of a monkey is in a cage. You are not an olympian. اس حقارت آمیز پیغام کے بعد انہوں نے ایک بار تو اس کھیل کو خیر باد کہنے کا سوچا لیکن پھر ان جیسے لوگوں کو جواب دینے کے لئے زیادہ ہمت اور محنت کے ساتھ اس بار پھر اولمپکس مقابلوں میں شامل ہوئیں اور برازیل کے لئے جوڈو میں گولڈ میڈل جیت کر اپنے ناقدین اور خاص پر message کرنے والے کو خوب جواب دیا۔

کل کا پرستار آج کا حریف: سنگاپور نے ان اولمپکس مقابلوں میں اپنی تاریخ کا پہلا میڈل حاصل کیا اور وہ بھی گولڈ کی صورت میں۔ اس میڈل کو دلوانے والے نوعمر Joseph Schooling تھے۔ جنہوں نے سوئمنگ کے 100 میٹر بٹر فلائی مقابلہ میں تین نامی گرامی تیراکوں کو شکست دی جن میں ایک مائیکل فلپس بھی تھے۔ مائیکل فلپس کے ساتھ بطور ایک فین کے Schooling کی آٹھ سال پرانی تصویر سوشل میڈیا پر لوگوں کی توجہ کا مرکز رہی۔

فیئر پلے ایوارڈ: اولمپکس مقابلوں میں ایک ایسا منظر دیکھنے میں آیا جو تمام دنیا کے کھلاڑیوں کے لئے مشعل راہ تھا۔ خواتین کی 5000 میٹر کی ریس میں امریکی کھلاڑی D'Agostino اور نیوزی لینڈ کی کھلاڑی Nikki Hamblin آپس میں ٹکرا کر گر گئیں۔ پہلے تو امریکی خاتون نے نیوزی لینڈ کی کھلاڑی کو اٹھایا لیکن جب دونوں دوبارہ دوڑنے لگیں تو امریکی خاتون زخمی ہونے کے باعث زمین پر گر گئیں۔ نیوزی لینڈ کی کھلاڑی نے اس چیز کی پروا نہ کرتے ہوئے کہ وہ ریس میں پوزیشن حاصل کرتی ہیں یا نہیں امریکی خاتون کی طرف متوجہ ہوئیں اور انہیں اٹھایا اور ریس مکمل کرنے میں مدد دی۔ ان دونوں خواتین کو اس رویہ پر Fair Play Award سے نوازا گیا۔

منگولیا کے کوچز کی بدتمیزی: جہاں اولمپکس مقابلوں میں اچھے رویے دیکھنے کو ملے وہاں کھیلوں کے آخری دن منگولیا کے ریسلر کی کانسی کے تمغہ کے لئے فائٹ میں شکست پر منگولیا کے کوچز سیخ پا ہو گئے اور غصہ میں اپنی شرٹس اور جوتے اتار کر جیوری کے سامنے پھینک دیئے۔ کوچز کی اس حرکت کو ساری دنیا میں ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا۔

سب سے چھوٹا دستہ: ان مقابلوں میں سب سے چھوٹا دستہ ملک ٹوالو کا تھا۔ جس میں صرف ایک کھلاڑی شامل تھا۔

بھارت کے دو میڈل: بھارت کی طرف سے اولمپکس میں 120 کھلاڑی شامل ہوئے۔ لیکن میڈل خواتین کے نام رہے۔ پی وی سندھو نے بیڈمنٹن کے سنگل مقابلہ میں سلور میڈل لیا۔ جبکہ

باقی صفحہ 8 پر

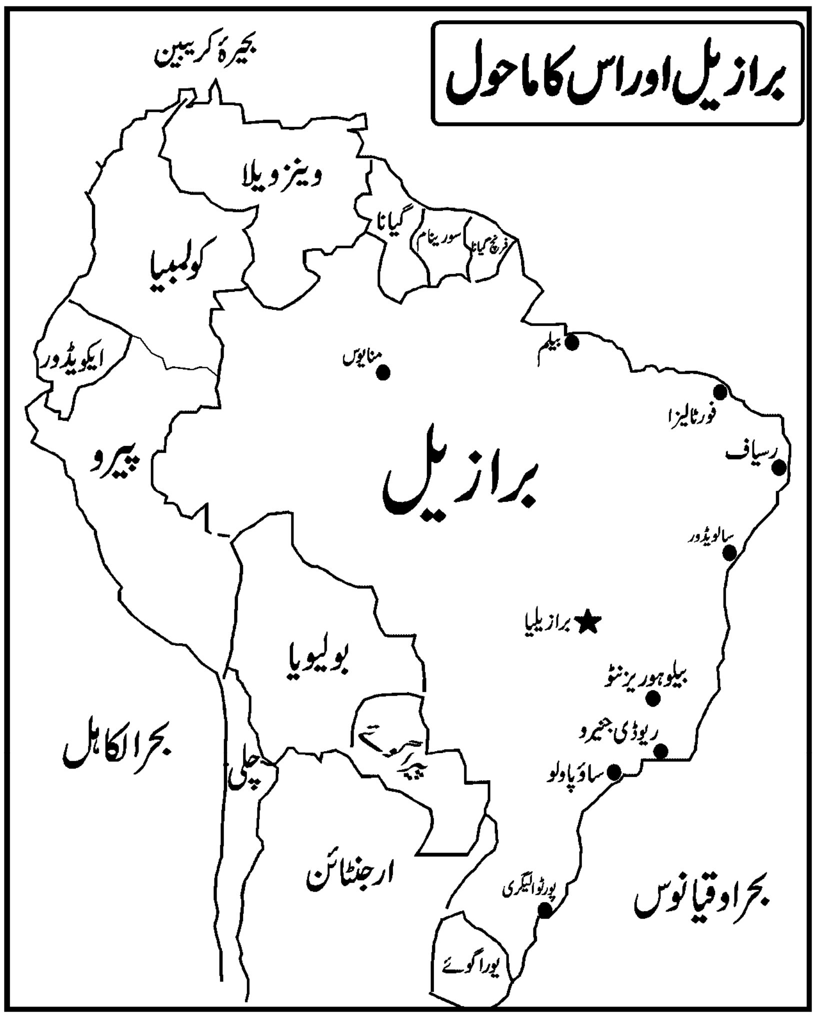

تاریخ عالم 5 ستمبر

☆: آج عالمی یوم انفاق (International Day of Charity) منایا جارہا ہے۔

☆**1905ء**: آج کے دن روس اور جاپان کی مشہور زمانہ، خونریز جنگ کا اختتام ہوا۔ حضرت مسیح موعود اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

جنگ یہ بڑھ کر ہے جنگ روس اور جاپان سے
میں غریب اور ہے مقابل پر حریف نامدار

☆ **1932ء**: براعظم افریقہ سمیت دنیا کے متفرق خطوں میں طاقتور مغربی اقوام کے قبضہ اور اپنی کالونی قرار دینے کی تاریخ بہت طویل اور دردناک ہے۔ آج کے دن براعظم افریقہ میں 1919ء سے قائم کالونی ''فرنچ اپر وولٹا'' کو آئیوری کوسٹ، فرنچ سوڈان اور نائیجر کے درمیان تقسیم کردیا گیا۔

☆**1960ء**: باکسر محمد علی نے روم میں ہونے والی اولمپکس میں باکسنگ کے لائٹ ہیوی ویٹ مقابلہ میں سونے کا تمغہ حاصل کیا۔

☆ **1972ء**: مشرق وسطیٰ کے دوممالک کے باہمی جھگڑے کے اثرات میونخ اولمپکس تک پہنچ گئے، آج کے دن فلسطینیوں نے اسرائیلی کھلاڑیوں کو یرغمال بنالیا، اس تمام کارروائی میں کل 11 کھلاڑی ہلاک ہوگئے۔

☆**1997ء**: آج کے دن مدرٹریسا کی وفات ہوئی۔ آپ کی ولادت 1910 میں البانیہ میں ہوئی تھی۔ رومن کیتھولک عقیدہ کی اس واقف زندگی، خدمت گار خاتون نے ہندوستان سمیت دنیا بھر میں ایڈز، ٹی بی، کوڑھ وغیرہ کی شکار دکھی انسانیت کے فلاح و بہبود کے کاموں سے عالمی شہرت پائی اور نوبیل انعام کی حقدار ٹھہری۔

(مرسلہ: مکرم طارق حیات صاحب)

بقیہ از صفحہ 7: ریو اولمپکس 2016ء

ریسنگ کی 58 کلوگرام کی کیٹیگری میں ساکشی ملک نے کانسی کا تمغہ جیتا۔

کرکٹر کا اعزاز: ان اولمپکس میں ایک کرکٹر نے بھی چاندی کا تمغہ حاصل کیا۔ جی ہاں جنوبی افریقہ کی سابقہ کرکٹر Sunnette Viljoen نے نیزہ پھینکنے کے مقابلہ میں چاندی کا تمغہ لیا۔

مچل سٹارک کے بھائی کی شمولیت: آسٹریلیا کے فاسٹ باؤلر مچل سٹارک کے بھائی برینڈن سٹارک بھی ان مقابلوں میں شامل ہوئے۔ انہوں نے ہائی جمپ کے فائنل تک رسائی حاصل کی لیکن کوئی پوزیشن حاصل نہ کرسکے۔

دو بھائی ایک ساتھ: برطانیہ کے دو بھائی (Alistair Brownlee & Jonny Brownlee) Triathlon (یہ ایک ایسی کھیل ہے جس میں شرکاء کو پہلے سوئمنگ پھر سائیکلنگ اور آخر میں دوڑ میں شامل ہونا ہوتا ہے) میں شامل ہوئے اور پہلی دونوں پوزیشنز بھائیوں نے حاصل کیں۔

اشوک اعظم

ہندوستانی موریہ شہنشاہ اور مذہبی رہنما

اشوک (Asoka) موریہ (Mauryan) خاندان کا مشہور شہنشاہ تھا جو اپنے باپ بندوسار کی وفات کے بعد 273 ق م میں تخت نشین ہوا۔ یہ موریہ خاندان کے بانی چندر گپت موریہ کا پوتا تھا۔ اس نے تقریباً 40 سال حکومت کی۔

اشوک جب شہزادہ تھا تو اُس کے باپ نے اسے ٹیکسلا اور اُجین کے صوبوں کا گورنر مقرر کیا۔ بحیثیت گورنر اس نے اپنے حسن انتظام اور لیاقت کا سکہ بٹھا دیا۔ اگرچہ وہ اپنے باپ کا سب سے بڑا لڑکا نہ تھا۔ پھر بھی باپ نے اسے اپنے سب سے بڑے لڑکے پر ترجیح دے کر اور سب سے لائق سمجھ کر اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ بعض خاص وجوہ کی بنا پر اس کی رسم تاجپوشی تخت نشینی کے چار سال بعد ادا ہوئی۔

اشوک کی تخت نشینی کے وقت تقریباً تمام ہندوستان موریہ سلطنت میں شامل تھا۔ لیکن کلنگ (موجودہ اڑیسہ) کا علاقہ شامل نہ تھا۔ اس کی حکومت شمال میں کابل' قندھار ہرات' کشمیر اور نیپال تک پھیلی ہوئی تھی۔ مشرق میں تمام بنگال اس کے زیرنگیں تھا اور جنوب میں دریائے پینار تک اس کی سلطنت پھیلی ہوئی تھی۔ اس کا دارالحکومت ''پٹالی پتر'' (Pataliputra) تھا۔

261 قبل مسیح میں اسے کالنگا کی جنگ میں شریک ہونا پڑا۔ اسے فتح تو ہوئی لیکن ایک لاکھ انسان مارے گئے۔ ڈیڑھ لاکھ گرفتار ہوئے اور لاکھوں قحط اور بیماری کا شکار ہوگئے۔ انسانی جانوں کے اتلاف نے اس کی طبیعت پر گہرا اثر کیا اور اس نے ہمیشہ کیلئے جنگ نہ کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بدھ مت مذہب اختیار کرلیا اور سچا بدھ بن کر اسے ترقی دی اور اسے ایک عالمگیر مذہب بنا دیا۔ بدھ مت کی تبلیغ و اشاعت کیلئے نہ صرف ہندوستان، سری لنکا اور برما کے علاقوں میں بدھ بھکشو بھیجے بلکہ تبت، چین، جاپان شام، مصر اور مقدونیہ میں بھی اس مذہب کی اشاعت کی کوشش کی۔

بدھ مت کا پیروکار بن کر اشوک نہایت رحمدل بادشاہ بن گیا۔ غریبوں، یتیموں اور بیوہ عورتوں کی پرورش شاہی خزانے سے کرتا تھا۔ اسے رفاہ عامہ کے کاموں سے دلچسپی پیدا ہوگئی۔ اس نے سڑکوں پر سایہ دار درخت لگوائے۔ مسافروں کے آرام کے لئے سرائیں بنوائیں۔ وہ مسافروں کے آرام کا خاص خیال رکھتا تھا۔ بہت سے کنویں کھدوائے دھرم شالائیں تعمیر کرائیں۔ تعلیم کے لئے مدرسے قائم کئے۔ انسانوں اور حیوانوں کیلئے شفاخانے قائم کئے اور بے شمار جگہوں پر پانی کا بندوبست کرایا۔ بدھ مت کو شاہی مذہب قرار دیا۔

بدھ مذہبی احکام پتھروں، ستونوں، لوہے اور چٹانوں پر کندہ کرائے۔ یہ کتبے اشوک کی وسیع سلطنت کی حدود کے اندر اب تک بڑی شاہراہوں پر ملتے ہیں۔ ان میں سے تقریباً 40 دریافت ہوچکے ہیں۔ اسے عمارتیں بنوانے کا بھی بہت شوق تھا۔ پاٹلی پتر میں ایک عالی شان محل بنوایا۔ وادی کشمیر میں سری نگر کی بنیاد رکھی اور نیپال میں بھی ایک شہر بنوایا۔ اشوک کی بدھ سلطنت زیادہ دیر تک قائم نہ رہی۔ 228 قبل مسیح میں اس کی وفات کے ساتھ ہی خاندان موریہ اور بدھ مت کو زوال آ گیا۔

☆............☆............☆

تصحیح

۞ مورخہ 2 ستمبر 2016ء کے روزنامہ الفضل میں صفحہ 7 پر مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب کی پوتی کے اعلان ولادت میں بچی کا نام غلط شائع ہوگیا ہے۔ درست نام سارہ ملک ہے۔ احباب درستی فرمالیں۔

☆............☆............☆

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 5 ستمبر

طلوع فجر	4:22
طلوع آفتاب	5:44
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:30
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

5 ستمبر 2016ء

7:55 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ جرمنی سے افتتاحی خطاب
3:00 pm	خطبہ جمعہ 2۔اگست 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
6:00 pm	خطبہ جمعہ 8۔اکتوبر 2010ء
8:55 pm	راہ ہدیٰ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

طیب احمد
First Flight COURIERS (Regd.)
انٹرنیشنل کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں
جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز
72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹ پک اَپ کی سہولت موجود ہے
الریاض نرسری ڈی بلاک فیصل ٹاؤن مین پیکو روڈ لاہور پاکستان
DHL Service provider
0321-4738874
0092-4235167717,35175887

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

FR-10

حامد احمد
حامد ڈینٹل لیب (ڈینٹل ہائیجنسٹ)
تمام جراثیم سے پاک آلات کے ساتھ نئے اور جدید طریقہ طرز کے ساتھ علاج کروائیں۔ کارکنان کیلئے خصوصی رعایت
یادگار روڈ بالمقابل دفتر انصاراللہ ربوہ
رابطہ: 0345-9026660,0336-9335854

نئے لہنگے و شیروانی کرایہ پر بھی حاصل کریں۔
گرمیوں کی تمام لیڈیز اور جینٹس کپڑے کی ورائٹی پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
047 6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214
دکان 6216216
فون گھر 047-6211971

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238